الحمد للہ

رسالہ عجیبہ و سلاسہ غریبہ

المسمٰی بہ

کاشفہ اسرار غیبیہ لاحادیث النبویہ

ترجمہ

اللمعہ فی الاجوبۃ السبعہ

مصنفہ

خاتم المحدثین حافظ العصر شیخ جلال الدین سیوطی شافعی رح

ترجمہ و حواشی

سراج السالکین مصباح الکاملین جامع المعقول و المنقول حاجی حافظ شاہ محمد مشتاق احمد سنی حنفی مفتی ریاست کنج پورہ محدث انبیٹھوی قدس سرہ

حسب اجازت

مخدوم زادہ حضرت مولینا محمد صبغۃ اللہ دامت برکاتہم العالیہ عثمانی جلالی چشتی صابری پانی پتی خلیفہ حضرت محدث انبیٹھوی

کتب خانہ امام الحنفیہ ۱۷۵ حسین آگاہی ملتان شہر نے شائع کیا۔

بار دوم ایک ہزار

مون لائٹ پرنٹرز آبکاری روڈ لاہور   قیمت ۲۵ پیسے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد خاکسار ذرۂ بیمقدار راجی رحمۃ بالقوی عاصی مشتاق احمد حنفی عرض کرتا ہے کہ یہ ترجمہ ہے حضرت خاتم المحدثین حافظ العصر علامۃ الدہر مولانا شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ **اللمعہ فی الاجوبۃ السبعہ** کا حضرت ممدوح نے رسالہ ہذا میں سات سوالوں کے مفصلہ ذیل جوابات احادیث سے دیئے ہیں۔ سوال نمبر ۱ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں؟ **سوال نمبر ۲** زندوں کے حالات کی ان کو خبر ہے یا نہیں؟ سوال نمبر ۳ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں اور جو کچھ ان کے حق میں کہا ... اس سے خبردار ہوتے ہیں یا نہیں؟ سوال نمبر ۴ مرنے کے بعد ارواح کہاں ... ہیں؟ سوال نمبر ۵ مردے ایک دوسرے کو دیکھتے اور ملاقات کرتے ہیں یا ... سوال نمبر ۶ شہید سے قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں؟ سوال نمبر ۷ بچوں ... قبر میں فرشتے سوال کرتے ہیں یا نہیں؟

پس علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ یہ ضروری مسائل ہیں ان کی ضرورت زیادہ ہے۔ علمانے ان مسائل کی نسبت ایسی کلام نہیں کی جس سے دل کی تسلی ہو جائے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ احادیث و آثار جو ان مسائل کے متعلق ہیں رسالہ ہذا میں جمع کرتا ہوں

پہلا جواب (اس امر کا کہ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ البتہ مردے زیارت کرنے والوں کی زیارت سے واقف

ـــــــــــ

۵ یہ بزرگ اپنے زمانے کے فقہا اور امام گذرے ہیں ۸۴۸ ھجری میں پیدا ہوئے اور ۹۱۱ ھجری میں وفات پائی ۲۵ تفسیر میں قرآن شریف کی تصنیف کیں اور ۸۹ کتابیں فن حدیث میں تصنیف کیں اور فقہ میں ۶۴ نحو میں عربیت وغیرہ میں ۳۲ تصوف وغیرہ میں ۲۳ ادب و تاریخ میں ۴۷ وغیر ذالک اور صاحب کرامت تھے ۵ پس اس جواب میں جس قدر احادیث ہیں یہ (ص ۳ پر دیکھو)

ہیں
سے

ہوتے ہیں۔ اس واسطے کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی شخص جو اپنے بھائی کی قبر کی زیارت کرے اور اس کی قبر پر بیٹھے مگر وہ مردہ خوشحال ہوتا ہے اور انس کرتا ہے۔ سلام کا جواب دیتا ہے۔ جبتک کہ زیارت کرنیوالا اٹھکر اس سے جلد ہو۔ اور ابن عبد البر نے کتاب استذکار اور تمہید میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کوئی شخص کہ اپنے مومن بھائی کی قبر پر گذرے جسکو دنیا میں پہچانتا ہو اور اس کو سلام کہے مگر مردہ اسکو پہچانتا ہے اور اسکے سلام کا جواب دیتا ہے (اس حدیث کی ابو محمد عبد الحق نے تصحیح کی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب القبور باسناد متصل ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب کوئی مرد اس شخص کی قبر پر گذرے جسکو دنیا میں پہچانتا ہو اور سلام کہے مردہ سلام کا جواب دیتا ہے اور اسکو پہچانتا ہے اور جو ایسے شخص کی قبر پر گذرے جسکو دنیا میں نہ پہچانتا ہو مردہ سلام کا جواب دیتا ہے

(بقیہ صہ ۲) سب کسی قدر اختلاف کلمات کیساتھ شرح الصدور مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۱۳۶ میں موجود ہیں

(حاشیہ صفحہ ہذا) لہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ام المومنین تمام امہات المومنین سے افضل اور اعلم اور افقہ تھیں مگر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے افضل ہونے میں خلاف ہے اور بکثرت احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے مروی ہیں ۵۷ھ میں وفات پائی

سہ ۲ یہ بزرگ بڑے محدث مالکی مذہب کے گذرے ہیں ۳۶۸ھ میں پیدا ہوئے اور ۴۶۳ھ میں وفات پائی سہ ۳ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اجلہ صحابہ میں سے ہیں حبر الامہ آپکا لقب ہے ۶۸ھ میں ۷۱ برس کی عمر میں وفات پائی سہ ۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنہ ۷ ہجری میں مشرف باسلام ہوکر بکثرت احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاد کیں ان کو کتب احفظ الصحابہ ہے۔ بلی کو ہمراہ رکھتے تھے اسواسطے ابو ہریرہ کنیت ہوگئی ۷۸ برس کی عمر میں ۵۸ھ میں یا اس کے قریب وفات پائی

اور روایت کی ابن ابی الدنیا نے محمد بن واسع سے فرمایا مجھکو خبر پہنچی ہے کہ بلاشبہ جمعہ کے دن اور جمعہ سے ایک دن پہلے ایک دن بعد مردے زیارت کرنیوالوں کو پہچانتے ہیں اور روایت کی ہے ضحاک سے کہ فرمایا جو شخص شنبہ کے دن آفتاب نکلنے سے پہلے کسی قبر کی زیارت کرے مردہ اس سے خبردار ہوتا ہے۔ لوگوں نے ضحاک سے پوچھا۔ اس کا سبب کیا ہے فرمایا جمعہ کے دن قبر سے اتصال زیادہ ہوتا ہے

دوسرا جواب (اس امر کا کہ زندوں کے حالات سے مردوں کو خبر ہوتی ہے یا نہیں) یہ ہے کہ بلاشبہ مردے زندوں کے حالات جانتے ہیں اسواسطے کہ امام احمد بن حنبل نے متصل اسناد کے ساتھ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے اعمال تمہارے اقربا مردہ اور عزیزوں متوفی کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اگر اچھے ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہوں۔ تو خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ تم مرنے سے پہلے سیدھے راستہ پر آجاؤ۔ اور ہدایت حاصل کرو جیسے ہم نے ہدایت پائی تھی۔ اور ابوداود طیالسی اپنی مسند میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث لائے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارے اعمال تمہارے عزیزوں اور اقربا کے سامنے انکی قبروں میں پیش کیے جاتے ہیں اگرچہ اچھے ہوں وہ بشارت پاتے ہیں خوش ہوتے ہیں۔ اور جو برے ہوں کہتے ہیں یا اللہ

۱؎ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصاری خادم خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں۔ دس برس خدمت کے سبب دعا حضرت کے انکے مال و اولاد میں برکت ہوئی۔ موافق بعض روایت سو بال بچے ہوئے سنہ ۹۱ھ میں ۱۰۳ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ۲؎ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابہ میں سے ہیں۔ غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں حاضر ہوئے۔ اور ۹۴ برس کی عمر میں وفات پائی سنہ ۷۴ھ ۳؎ مشہور محدثین مصنفین سے ہیں۔ ہزار استاد سے حدیث یاد کی۔ سنہ ۲۴۱ھ وفات پائی

انکو اپنی عبادت کی توفیق دے ۔ اور روایت کی طبرانی نے اوسط میں متصل اسناد کے ساتھ ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بے شک جب مومن کی روح کو قبض کرتے ہیں ۔ خدا تعالےٰ کے بندے رحمت والے اسکی پیشوائی کو آتے ہیں جیسا کہ دنیا میں خوشخبری دینے والے کے پاس آیا کرتے ہیں پس کہتے ہیں جلدی نہ کرو تاکہ آرام پاوے اسواسطے کہ وہ بہت محنت اور تکلیف کھینچے ہوئے آیا ہے اسکے بعد اس سے پوچھتے ہیں کہ فلاں آدمی نے کیا کیا اور فلاں عورت نے کیسا کیا (یعنی اپنے واقفوں کے تمام حالات دریافت کرتے ہیں) اور جب دریافت کرتے ہیں اس شخص کا حال جو فوت ہو چکا ہے کہتا ہے مجھ سے پہلے مرگیا پس وہ پڑھتے ہیں ۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ ط وہ دوزخ میں گیا جو اسکی اصل تھی بہت برا ٹھکانہ ہے اور نہایت خراب جگہ ہے ۔ اور فرمایا ہے تمہارے اعمال تمہارے ان اقارب اور رشتہ داروں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں جو اہل آخرت میں سا نیک عمل سے خوش ہوتے ہیں بشارت پاتے ہیں اور کہتے ہیں یا اللہ یہ تیرا ہی فضل و رحمت ہے اس پر پوری رحمت کرنا تاکہ اسی پر فوت ہو اور جب گنہگاروں کے عمل پیش کیے جاتے ہیں ۔ کہتے ہیں اے پروردگار اس کو نیک کام کی توفیق دے کہ تیرے قرب و رضامندی کا سبب ہو ۔ اور ابن ابی الدنیا نے کتاب منامات میں ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا تمہارے عمل تمہارے مردوں کے سامنے پیش کیے جاتے ۔ اگر وہ اچھے عمل دیکھتے ہیں خوش حال ہوتے

سه طبرانی مشہور محدث ہیں سنہ ۳۶۰ھ میں وفات پائی ۔ له حضرت ابو ایوب انصاری مشہور صحابہ سے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبکہ ہجرت کے وقت مدینہ منورہ میں پہنچے انکے گھر میں نزول اجلال فرما کر قیامت تک انکی اولاد کو اعزاز و افتخار بخشا راقم الحروف مترجم رسالہ کو بھی شرف انکی اولاد میں ہونے کا حاصل ہے سنہ ۵۱ھ میں وقت جہاد روم وفات پائی ۔ کما فی الاکمال فی اسماء الرجال میں انکی قبر شریف کی برکت سے مریض بحکم اللہ شفا پاتے ہیں حضرت ہذا جنبہ شرح الصدور کی مشکوۃ میں موجود ہے

ہیں اور جو برے عمل دیکھتے ہیں کہتے ہیں اے اللہ اسکو توبہ کی توفیق دے اور سیدھے راستہ
پر لا۔ اور روایت کیا حکیم ترمذی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش
کئے جاتے ہیں اعمال دو شنبہ اور جمعرات کو خدا تعالےٰ کے سامنے اور انبیا کے سامنے
اور ماں باپ کے سامنے جمعہ کے دن پس نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں ان کے چہروں کی
سفیدی اور چمک زیادہ ہو جاتی ہے اور جب یہ حال ہے تو خدا سے ڈرو اور اپنے
گناہوں کے سبب اپنے مردوں کو رنج نہ پہنچاؤ۔ اور روایت کیا ابن ابی الدنیا نے
کتاب منامات میں متصل اسناد کے ساتھ نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا سنا میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ڈرو خدا سے اپنے بھائیوں کے حق میں
جو مردہ ہیں۔ تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں اور نیز متصل اسناد کے ساتھ
ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
مردوں کو رسوا نہ کرو اپنے اعمال کی برائی سے اسواسطے کہ تمہارے اعمال تمہارے
اولیاء عزیز مردوں کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور نیز روایت کیا ہے ہلال بن
ابی الدرداء نے کہ فرماتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میرے خالو
عبداللہ بن رواحہ قیامت کے دن میرے سے ناراض نہوں۔ اور نیز روایت کیا
عبدالوہاب بن مجاہد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ فرمایا بشارت پاتا ہے باپ
بیٹے کی نیکی سے جبکہ باپ کے مرنے کے بعد وہ نیک ہو اسکی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی
ہیں۔

(اس امر کا کہ آدمیوں کی بات سنتے ہیں یا نہیں اور جو کچھ ان
کے حق میں کہتے ہیں ان سے خبردار ہوتے ہیں یا نہیں) یہ ہے کہ مردے سنتے اور جانتے ہیں
اس واسطے کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں متصل اسناد کے
ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ مردہ جانتا

[1] نعمان بن بشیر صحابی انصاری ہیں آپ کی عمر قریبا ۹ برس کی تھی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے وصال فرمایا ۶۴ھ میں انتقال فرمایا۔ [2] ابو سعید خدری انصاری صحابی ہیں ۷۵ھ میں یا اسکے قریب
وفات پائی۔

ہے اسکو جو اسکو نہلاتا ہے اور جو اٹھاوے اور جو قبر میں رکھے۔ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے دوسرے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے مختلف اسنادوں کے ساتھ عمر بن دینار اور بکر بن عبداللہ المزنی وسفیان ثوری وغیرہ سے اسی مضمون کو روایت کیا ہے اور ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حذیفہ[1] رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا مردہ کی روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب کہ مردہ کو غسل دیتے ہیں وہ فرشتہ ہمراہ قبر کیطرف جاتا ہے۔ اور جب قبر میں رکھتے ہیں قبر میں چلا جاتا ہے پس اسوقت مردہ کو خطاب کیا جاتا ہے اور دوسری روایت عبدالرحمان بن ابی لیلے سے آئی ہیں کہ فرمایا روح فرشتہ کے ہاتھ میں ہے جو جنازہ کے ہمراہ جاتا ہے اور کہتا ہے اسکو جو اسکے حق میں کہتے ہیں جب قبر پہ پہنچا روح کو میت کے ہمراہ دفن کرتا ہے (فائدہ)

چوتھا جواب (اس امر کا کہ مرنے کے بعد ارواح کہاں ہوتی ہیں) یہ مسئلہ تمام مسائل

---

[1] حذیفہ بن الیمان جلیل القدر صحابی ہیں۔ ان کا لقب صاحب سر رسول اللہ ہے سنہ ۳۶ھ میں آپ نے وفات پائی۔ حدیث حذیفہ شرح الصدور مطبوعہ لاہور کے صفحہ ۷۱ میں موجود ہے۔ (فائدہ) مترجم کہتا ہے شرح الصدور میں علامہ جلال الدین سیوطی نے اور زیادہ حدیثیں صحیحین وغیرہ سے مردہ کے بات سننے اور پہچاننے کے ثبوت میں لکھی ہیں مگر اس رسالہ میں کم ہیں اور یہ مسئلہ سماع موتی مختلف فیہ ہے [2] یعنی فرشتے سوال کرتے ہیں اسی باب میں احادیث متواتر ہیں چھبیس صحابہ اور حضرت عائشہ و اسماء نے احادیث فتنہ قبر کو روایت کیا ہے [3] واضح ہو ارواح کے مقام میں احادیث مختلفہ وارد ہوئی ہیں۔ وجہ اسکی یہ ہے کہ یہ اختلاف بسبب تفاوت مراتب کے ہے ارواح انبیاء اعلیٰ علیین میں ہیں ارواح شہداء سبز پرندوں میں بہشت میں بعض ارواح جنت کے دروازہ۔ بعض ارواح قبر میں گویا محبوس ہیں بعض آگ کے تنور میں جلتی ہیں جیسے زناکاروں کی بابت آتا ہے مگر سب کو جسم سے تعلق ہے ثواب کی راحت یا عذاب کی تکلیف اٹھاتی ہیں۔ شرح الصدور عن کلام ابن قیم

سے زیادہ مشکل ہے اور مجھکو جہاں تک معلوم ہے پورا بیان کروں گا۔ روایت کیا ہے
امام مالک نے اپنے اسناد کے ساتھ کعب بن مالک[ب] سے انہوں نے کہا بیشک رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ البتہ مومن کی روح پرندہ معلق ہے بہشت کے درختوں میں جب تک
خدا تعالیٰ زندہ کرے گا اسکو جسم میں اسکے لوٹا دے گا۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام احمد بن
حنبل بھی اس حدیث کو اپنی مسند میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ امام مالک
رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کیا امام احمد اور طبرانی نے کبیر میں اسناد
حسن کے ساتھ ام ہانی[ا] رضی اللہ عنہا سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا
ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے کی ملاقات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں پس فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روح ایک طائر معلق ہے بہشت کے درخت میں
قیامت کے دن تک پھر آجاتی ہے ہر ایک روح اپنے جسم میں۔ اور صحیح مسلم میں عبد اللہ
بن مسعود[ج] سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ شہیدوں
کی روحیں خدا تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں میں ہوتی ہیں بہشت کی نہروں میں جس
جگہ چاہتی ہیں پھرتی ہیں پھر آتی ہیں اپنے طاقوں میں جگہ پکڑتی ہیں
اور روایت کیا امام احمد اور ابوداؤد و حاکم وغیرہ نے صحیح اسناد کے ساتھ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے بھائی جنگ
احد میں شہید ہوگئے اللہ تعالیٰ نے انکی ارواح کو سبز پرندوں میں رکھدیا۔ بہشت کی
نہروں میں جاتی ہیں اور بہشت کے میوہ کھاتی ہیں اور عرش کے نیچے سونے کی قندیلوں
میں جگہ پکڑتی ہیں اور روایت کیا امام احمد اور عبد بن حمید نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے
صحیح اسناد کے ساتھ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

[ا] حضرت ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا صحابیہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سگی بہن ہیں [illegible]

[ب] کعب بن مالک انصاری [illegible] شاعروں میں سے ہیں [illegible]

[ج] عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں [illegible] ۳۲ھ میں [illegible]

کا کھلوایا کھولدیا وہاں جاکر ہم نے آدم علیہ السلام کو دیکھا کہ پیش کرتے تھے ان پر مومنوں کی ارواح کو انکی اولاد سے فرماتے تھے۔ ہر ایک پاک ارواح اور پاک نفس ہے انکو علیین میں رکھو پھر فاجروں کی ارواح ان کی اولاد سے پیش کی گئیں فرماتے تھے ہر ایک خبیث اور نفس ناپاک ہے انکو سجین میں رکھو۔ اور ابو نعیم اصفہانی نے متصل اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومنوں کی ارواح ساتویں آسمان میں ہوتی ہیں اور بہشت میں اپنے گھر دیکھتی ہیں اس قدر مجھے مرفوع حدیثیں معلوم تھیں اور اخبار موقوفہ سلف صالحین سے منقول ہیں وہ یہ ہیں کہ ابن ابی الدنیا نے متصل اسناد کے ساتھ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا کہ فرمایا زمین میں سب سے بڑی جگہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ایک جنگل ہے جس کو برہوت کہتے ہیں۔ اس جنگل میں کافروں کی ارواح کو رکھتے ہیں یہ جگہ حضرموت کے اطراف میں ہے۔ اور روایت کیا بیہقی نے بعث و نشور میں اور ابن ابی الدنیا نے کتاب المنامات میں سعید بن مسیب سے کہ بیشک سلمان فارسی اور عبداللہ بن سلام نے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقات کی پس ایک نے دوسرے سے کہا اگر تو اپنے پروردگار سے ملاقی ہو پس خبر دے مجھ کو جو کچھ تو نے پایا۔ پس کہا کیا ملاقات ہوتی ہے زندوں کی مردوں کے ساتھ کہا ہاں مومنوں کی روحیں تو بہشت میں ہیں پس یہ جہاں چاہتے ہیں جاتے ہیں۔ اور بیہقی نے روایت کی اور طبرانی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ اور مروزی نے اسناد کیساتھ کتاب جنائز میں عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

؎۱ امیر المومنین علی بن طالب کرم اللہ وجہہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے شوہر جگر خانوادوں صوفیہ کے رہبر اور صاف حضرت علی مرتضیٰ کے لائق ہیں ۴۰ھ میں شہید ہوئے

؎۲ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالےٰ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ ۸۸ برس کی عمر میں ۳۲ ہجری میں وفات پائی

فرمایا مومنوں کی ارواح جبریل علیہ السلام کے پاس اوپر لے جاتی ہیں پس کہا جاتا ہے تم قیامت تک ان کے متولی رہو اور عبداللہ بن عمر سے اس طرح روایت کی ہے کہ فرمایا کافروں کی ارواح جمع کی جاتی ہیں برہوت میں جو حضرموت میں شورزمین میں ہے اور مومنوں کی ارواح جابیہ میں جمع کی جاتی ہیں۔ جو ایک مقام دمشق میں ہے اور اسناد کے ساتھ بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کعب الاحبار سے روایت کیا کہ کہا جنت الماویٰ میں سبز پرندے ہیں تمہاری روحیں ان میں پھرتی ہیں۔ بہشت میں جس جگہ چاہتی ہیں۔ اور آل فرعون کی سیاہ ارواح پرندوں میں صبح شام آگ میں ہوتی ہیں۔ اور مومنوں کے بچے بہشت کی چڑیوں میں ہوتے ہیں۔ اور ابونعیم نے حلیہ میں اسناد کے ساتھ وہب بن منبہ سے روایت کیا ہے کہ بیشک ساتویں آسمان میں ایک گھر اللہ کا بنایا ہوا ہے جس کو بیضا کہتے ہیں مومنوں کی ارواح اس میں جمع ہوتی ہیں۔ جب دنیا میں سے کوئی آتا ہے مومنوں کی ارواح پیشوائی کو آتی ہیں اور دنیا کی خبریں دریافت کرتی ہیں جیساکہ گھر والے اس سے دریافت کیا کرتے ہیں جو غائب ہو گیا ہو۔ اور ابن ابی الدنیا نے مالک بن انس سے روایت کیا کہ فرمایا مجھکو یہ پہنچا ہے کہ مومنوں کی ارواح بہشت میں چھوٹی گئیں پھرتی ہیں جہاں چاہتی ہیں

پانچواں جواب (اس امر کا کہ روحیں ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں یا نہیں) یہ ہے البتہ دیکھتی ہیں ایک دوسرے کو اور جمع ہوتی ہیں یہ امر مذکور ہے۔ حدیث ابوایوب انصاری میں جو طبرانی اور بیہقی میں مروی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بواسطہ ابن لیلیٰ ام بشر کی حدیث روایت کی ہے کہ جب بشر بن البراء کی وفات ہوئی۔ اس کی

لہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما صحابہ میں پرہیزگار مشہور تھے ۷۳ ہجری میں وفات پائی ۔ کہ کعب الاحبار جلیل القدر تابعی ہیں ۳۲ ہجری میں وفات پائی

والدہ بہت غمناک ہوئیں پس عرض کیا یا رسول اللہ ہمیشہ قبیلہ بنی سلمہ کے آدمی مرتے ہیں اگر مردے ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ان کی معرفت اپنے پسر کو سلام بھیجوں، جو فوت ہوگیا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مردے ایک دوسرے کی ملاقات کرتے اور پہچانتے ہیں جیسے کہ پرندے درختوں پر پہچانتے اسی لئے جب کوئی بنی سلمہ سے مرتا۔ ام بشر آکر سلام کرتی اور کہتی اے فلاں میرا سلام میرے پسر بشر کو پہچانا۔ اور امام احمد بن حنبل نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومنوں کی ارواح ایک مہینے کی راہ سے ملتی ہیں حالانکہ ایک دوسرے کو ہرگز نہیں دیکھا ہوگا۔ اور بزار نے صحیح سند کے ساتھ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک مومن کی روح کو آسمان پر لے جاتے ہیں پس مومنوں کی ارواح جو پہلے فوت ہوگئیں اس کے استقبال کو آتی ہیں۔ اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں۔ اگر وہ کہے میں ان کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ خوش ہوتی ہیں اور جو کہے فلاں شخص پہلے مرگیا ہے کہتی ہیں اسکو ہمارے پاس نہیں لایا گیا۔ اور ابن ابی الدنیا نے عبید بن عمیر سے روایت کیا کہ جب کوئی مردہ مرے روحیں اس کے استقبال کیلئے آتی ہیں۔ اور دنیا کے ملاقاتیوں کا حال دریافت کرتی ہیں جیسے آنے والے سے کرتے ہیں فلاں شخص نے کیا کیا۔ اور روایت ہے حسن سے فرمایا کہ سکرات موت کے وقت پانسو فرشتے مومن کی روح قبض کرنے کو حاضر ہوتے ہیں۔ اور اس کی روح کو لے کر آسمان پر لے جاتے ہیں۔ مومنوں

ف حدیث عبداللہ بن عمر شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں ہے، اس میں بجائے جمع (مومنین) کی جگہ تثنیہ (دو مومن) اور ایک مہینے کی جگہ ایک دن کی مسافت کا ذکر ہے ف۲ حدیث ابی ہریرہ کسی قدر اختلاف الفاظ کے ساتھ شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں موجود ہے ف۳ یہ روایت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے شرح الصدور کے صفحہ ۴۴ میں موجود ہے

کی ارواح جو پہلے فوت ہو چکی ہیں۔ اس سے باتیں دریافت کرنے کو بطور پیشوائی کے آتی ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں جلدی نہ کرو بڑی محنت سے نکلا ہے کوئی اپنے بھائی اور کوئی دوست کا حال دریافت کرتا ہے۔ اور روایت ہے سعید بن جبیر سے جب کوئی مرتا ہے اس کا فرزند پیشوائی کو آتا ہے جیسے غائب کی پیشوائی کو۔ اور ثابت بن بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک جب کوئی فوت ہو کر جدائی سے رنج پاتا ہے۔ جب اس کے اقربا جو پہلے فوت ہو گئے۔ اس کی پیشوائی کو آتے ہیں زیادہ خوش ہو جاتا ہے جیسا مسافر گھر پہنچے۔

چھٹا جواب (اس امر کا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے یا نہیں) یہ ہے کہ شہید کو سوال نہیں ہوتا۔ علما کی جماعت نے اسکی تصریح کردی ہے۔ منجملہ ان کے امام قرطبی ہیں۔ اور وہ استدلال لاتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ شہید کو قبر میں سوال ہوتا ہے فرمایا کافی ہے اس کو تلوار کی چمک جو اس کے سر پر پہنچی ہیں۔ امام قرطبی نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ سوال قبر اسواسطے کیا جاتا ہے کہ مومن صادق منافق سے جدا ہو جائے اور ثابت رہے اور شہید کا تلوار کے نیچے ہونا اول دلیل ہے اس کے ایمان کی راستی کی۔ اگر خلل ہوتا تو کافروں کے پاس چلا جاتا ہے

ساتواں جواب (اس امر کا کہ بچوں کو قبر کا سوال ہے یا نہیں) اس مسئلہ میں دو قول ہیں حنبلیوں کے نزدیک ہے ابو نعیم نے کتاب الروح میں لکھا ہے۔ اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں لکھا ہے اور امام نووی کا قول روضہ اور شرح مہذب میں یہ ہے کہ تلقین دفن کے بعد بالغوں کے ساتھ خاص ہے بچوں کو تلقین نہیں اس سے معلوم ہوا کہ امام نووی کے نزدیک بچوں کو واسطے سوال قبر نہیں

---

۱ حدیث سعید بن جبیر شرح الصدور کے صفحہ ۶۰ میں ہے

۲ حدیث ثابت صفحہ ۶۰ میں ہے

تالیفات

سراج السالکین مصباح الکاملین جامع المعقول والمنقول
حاجی حافظ شاہ محمد مشتاق احمد سنی حنفی مفتی
ریاست کنج پورہ محدث انبیٹھوی قدس سرہٗ

تذکرہ فریدیہ ۔ حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی کا مختصر تذکرہ ہے قیمت ۵۰-۱

کاشف اسرار غیبیہ سات سوالوں کا جواب جو مولانا جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے حضرت محدث انبیٹھویؒ نے اس کا اردو ترجمہ فرمایا قیمت ۲۵ پیسے

نزول الرحمۃ والغفران مولانا حضرت محدث انبیٹھویؒ ترجمہ مولانا نور بخش توکلی مرحوم قیمت ۵۰ پیسے

انوار العاشقین اپنے سلسلہ کے مشائخ کے حالات مفصل مندرج ہیں قیمت

تحفۃ السالکین سالکین راہ سلوک کے کام کی کتاب

الکلام الاعلیٰ فی تفسیر سورۃ الاعلیٰ سورۃ الاعلیٰ کی تفسیر ہے

تحقیق مسح الجوربین باحادیث السنن الصحیحین

مسح جراب کا مسئلہ

الدلیل الاطہر علی ثبوت الاستنجاء بالمدر

ڈھیلہ سے استنجا کا مسئلہ

ثبوت ذکر جہر باحادیث و خبر

ذکر جہر کا ثبوت

مکتوب ارشاد

ایک مرید کو خط تصوف کے بارے میں

قیمت

وحدت الوجود

مسئلہ وحدت الوجود کے بارے میں

قیمت

تذکرہ فیوض صابریہ

بعد انتقال حضرت صابر کے فیوضات کا تذکرہ قیمت

اداء اربعین

چلہ کشی کے جواز پر یہ رسالہ ہے

قیمت

دست بوسی

رسالہ جواز دست بوسی

البشارۃ العظمیٰ لاہل الصلاح والتقویٰ

یہ عالم برزخ قبر کے حالات پر تبصرہ ہے

حصول سعادت ابدیہ باداء صلوٰۃ خمسہ

یہ رسالہ

تردید اہل قرآن (جماعت پرویزی) کا رد ہے

الانصاف فی تفسیر آیت الاستخلاف

فرقہ شیعہ کا رد ہے

قرۃ العینین بتحقیق رفع الیدین

یہ رسالہ رفع الیدین کا جواب ہے
قیمت

تنبیہ ارباب العقل والشعور بما شوہد من عذاب البرزخ القبور

یہ رسالہ نو تعلیم یافتہ حضرات کیلئے لکھا گیا ہے

مسائل معذورین

معذور حضرات کے لئے مسائل و معلومات شرعیہ کا تحفہ - قیمت

مرقع رسولؐ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات مبارکہ کا بیان ہے

ذخیرہ ثواب اخروی

یہ آیت ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی کی جامع تفسیر ہے

تمہید فی بیان ضرورۃ التقلید

تقلید ضرورت پر مفید رسالہ ہے

(نوٹ)

مکتب خانہ خدام الحنفیہ ۱۷۵ احسین آگاہی ملتان شہر بتوفیق الٰہی مندرجہ بالا کتب شائع کرنے کا عزم کرچکا ہے